قال اللہ تعالیٰ

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا، لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ

داڑھی کا مسئلہ

از

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن ○ کراچی ۵

ناشر

آفتاب احمد بیگ

E/77 پاپوش نگر- نزد رحمانی مسجد- ناظم آباد

کراچی- فون ۲۳۲۸۹۲۰
۶۶۲۸۴۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امّابعد :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑا سرمایہ سعادت ہے۔ اور اس محبت کا تقاضا ہے کہ ہم آپؐ کے اخلاق و شمائل کو اپنائیں، آپؐ کی شکل و شباہت اختیار کریں۔ آپؐ کی صورت و سیرت کو اپنا شعار بنائیں، اور ظاہر و باطن میں آپؐ کے مطابق ڈھل جائیں۔ کیونکہ محبت نام ہی محبوب کی اداؤں پر مر مٹنے کا ہے۔ پس جو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کو نہیں اپناتا اس کی محبت میں ہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں بھی نقص ہے۔

زیرِ نظر رسالہ ایک سوال کا جواب ہے۔ جو اس ناکارہ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" (حصہ اوّل) کے ضمیمہ کی حیثیت سے شائع ہوا تھا۔ بعض احباب کی رائے ہوئی کہ اس کو الگ بھی شائع کر دیا جائے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پڑھ کر کسی مسلمان بھائی کو عمل کی توفیق ہو جائے۔ اور یہی چیز اس کے لیے ذریعۂ نجات بن جائے۔ یا اللہ! اس تحریر کو قبول فرما۔ اور سب مسلمان بھائیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور نورانی شکل و صورت اپنانے کی توفیق عطا فرما ۔۔۔ اور آپؐ کی برکت سے مؤلف و ناشر اور عمل کرنے والے بھائیوں کے لیے اس رسالہ کو ذریعہ نجات بنا۔ وللہ الحمد اولاً و آخراً۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ لدھیانوی

۱۳ / ۴ / ۱۴۰۳ھ

سوالات

(۱) داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے، واجب ہے یا سنت؟ اور داڑھی منڈانا جائز ہے یا مکروہ یا حرام؟ بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا ایک سنت ہے۔ اگر کوئی رکھے تو اچھی بات ہے اور نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ نظریہ کہاں تک صحیح ہے؟

(۲) شریعت میں داڑھی کی کوئی مقدار مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟

(۳) بعض حفاظ کی عادت ہے کہ وہ رمضان مبارک سے کچھ پہلے داڑھی رکھ لیتے اور رمضان المبارک کے بعد صاف کر دیتے ہیں۔ ایسے حافظوں کو تراویح میں امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۴) بعض لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اور اسے نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں، اگر اولاد یا اعزّہ میں سے کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں، اور طعنے دیتے ہیں، اور کچھ لوگ شادی کے لیے داڑھی صاف ہونے کی شرط لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟

(۵) بعض لوگ سفرِ حج کے دوران داڑھی رکھ لیتے ہیں۔ اور حج سے واپسی پہ صاف کرا دیتے ہیں، کیا ایسے لوگوں کا حج صحیح ہے؟

(۶) بعض حضرات اس لیے داڑھی نہیں رکھتے کہ اگر ہم داڑھی رکھ کر کوئی غلط کام کریں گے تو اس سے داڑھی والوں کی بدنامی اور داڑھی کی بے حرمتی ہوگی۔ ایسے حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

سائل: صوفی محمد مسکین کمیشن ایجنٹ
زکریا لین جوڑیا بازار کراچی ۲

جواب سوال اول داڑھی منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے چند احادیث لکھتا ہوں اس کے بعد ان کے فوائد ذکر کروں گا۔

١- عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب، واعفاء اللحية. الحديث (صحیح مسلم ج ١ ص ١٢٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں۔ مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا الخ۔

٢- عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

وفی روایة انه امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحية (ایضاً)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مونچھوں کو کٹوانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔

٣- عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا المشرکین۔ اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ ص ٣٨٠)

۴- عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جزّوا الشوارب وارخوا اللحی، خالفوا المجوس (صحیح مسلم ص۱۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

۵- عن زید بن ارقم رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من لم یأخذ من شاربه فلیس منا۔ (رواه احمد والترمذی والنسائی، مشکوٰۃ ص۳۸۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۶ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النسآء بالرجال۔ رواه البخاری (مشکوٰۃ ص۳۸۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

فوائد

۱- پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کٹانا اور داڑھی بڑھانا انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے۔ اور مونچھیں بڑھانا اور داڑھی کٹانا خلاف فطرت ہے۔

اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ فطرت اللہ کو بگاڑتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ شیطان لعین نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولادِ آدم کو گمراہ کروں گا۔ اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑا کریں گے۔ تفسیر حقانی اور بیان القرآن وغیرہ میں ہے کہ داڑھی منڈانا بھی تخلیق خداوندی کو بگاڑنے میں داخل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ چہرے کو فطرتاً داڑھی کی زینت و وجاہت عطا فرمائی ہے پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ اغوائے شیطان کی وجہ سے نہ صرف اپنے چہرے کو بلکہ اپنی فطرت کو مسخ کرتے ہیں۔

چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہی صحیح فطرت انسانی کا معیار ہے اس لیے فطرت سے مراد انبیائے کرام علیہم السلام کا طریقہ اور ان کی سنت بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم و بیش) انبیائے کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے۔ اور یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اقتدار کا حکم دیا گیا ہے (اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ) (سورۃ انعام ۹۰) اس لیے جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا اس حدیث میں تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ داڑھی منڈانا تین گناہوں کا مجموعہ ہے (۱) انسانی فطرت کی خلاف ورزی (۲) اغوائے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑنا (۳) اور انبیائے کرام علیہم السلام کی مخالفت۔ پس ان تین وجوہ سے داڑھی منڈانا حرام ہوا۔

۲۔ دوسری حدیث میں مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور حکم نبوی کی تعمیل ہر مسلمان پر واجب اور اس کی مخالفت حرام ہے پس اس وجہ سے بھی داڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہوا۔

۳۔ تیسری اور چوتھی حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی رکھنا مسلمانوں کا شعار ہے، اسکے برعکس مونچھیں بڑھانا اور داڑھی منڈانا مجوسیوں اور مشرکوں کا شعار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مسلمانوں کا شعار اپنانے اور مجوسیوں کے شعار کی مخالفت کرنیکی تاکید فرمائی ہے۔ اسلامی شعار کو چھوڑ کر کسی گمراہ قوم کا شعار اختیار کرنا حرام ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم (جامع صغیر ص ۸، ج ۲)

جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہوگا۔

پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ مسلمانوں کا شعار ترک کر کے اہل کفر کا شعار اپناتے ہیں جس کی مخالفت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اس لیے ان کو وعید نبوی سے ڈرنا چاہیئے کہ ان کا حشر بھی قیامت کے دن انہی غیر قوموں میں نہ ہو۔ نعوذ باللہ۔

۴۔ پانچویں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ مونچھیں نہیں کٹواتے وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہی حکم داڑھی منڈانے کا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لیے بہت ہی سخت وعید ہے جو محض نفسانی خواہش یا شیطانی اغوا کی وجہ سے داڑھی منڈاتے ہیں، اور اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی جماعت سے خارج ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں کیا کوئی مسلمان جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی تعلق ہے اس دھمکی کو برداشت کر سکتا ہے؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی منڈانے کے گناہ سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

فکرہ النظر الیھما۔ وقال ویلکما من امرکما بھذا؟

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی

قال امرنا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شاربی۔ (البدایۃ والنہایہ ج ۲ ص ۲۶۹ حیاۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۱۵)

پسند نہ کیا اور فرمایا تمہاری ہلاکت ہو تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہِ ایران کا حکم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔

پس جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے مجوسیوں کے خدا کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ان کو "سو بار" سوچنا چاہیئے کہ وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا منہ دکھائیں گے؟ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ تم اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے ہماری جماعت سے خارج ہو تو شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟

۵۔ اس پانچویں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مونچھیں بڑھانا اور اسی طرح داڑھی منڈانا اور کترانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی گناہ کبیرہ پر ہی ایسی وعید فرما سکتے ہیں کہ ایسا کرنے والا ہماری جماعت میں سے نہیں ہے۔

۶۔ چھٹی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں۔ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاریؒ صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ لعن اللہ

کا فقرہ، جملہ بطور بددعا بھی ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور جملہ خبریہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔

داڑھی منڈانے میں گذشتہ بالا قباحتوں کے علاوہ ایک قباحت عورتوں سے مشابہت کی بھی ہے، کیونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے داڑھی کا امتیاز رکھا ہے۔ پس داڑھی منڈانے والا اس امتیاز کو مٹا کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا موجب ہے۔

ان تمام نصوص کے پیش نظر فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے اور اس کا منڈانا یا کترانا (جب کہ حد شرعی سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فعل حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب سوال دوم احادیث بالا میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ترمذی کتاب الادب، (ص ۱۰۰، ج ۲) کی ایک روایت میں جو سند کے اعتبار سے کمزور ہے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک طول وعرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس کی وضاحت صحیح بخاری کتاب اللباس (ج ۲، ص ۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے تو داڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے (نصب الرایہ ص ۴۵۸ ج ۲) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ داڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت ہے (ہدایہ کتاب الصوم)

پس جب داڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے در مختار میں ہے:

واما الاخذ منها وهي دون ذالك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد۔ واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم (شامی طبع جدید ص ۴۱۸، ج ۲)

اور داڑھی کترانا۔ جب کہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں۔ پس اس کو کسی نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔

یہی مضمون فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲، اور بحر الرائق (ص ۳۰۲، ج ۲) میں ہے
شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں:

حلق کردن لحیہ حرام است وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است۔ (ص ۲۲۸ ج ۱)

داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت کی مقدار اس کا بڑھانا واجب ہے پس اگر اس سے کم ہو تو کترانا بھی حرام ہے۔

امداد الفتاویٰ میں ہے:

"داڑھی رکھنا واجب ہے، اور قبضہ سے زائد کٹوانا حرام ہے۔

لقوله عليه السلام خالفوا المشركين اوفروا اللحى متفق عليه۔ فی الدر المختار يحرم

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ (بخاری و مسلم) اور در مختار میں

علی الرجل قطع لحیتہ — ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کا
وفیہ السنۃ فیھا القبضۃ — کاٹنا حرام ہے اور اس کی مقدار
(ص۲۲۳ ج ۴) — مسنون ایک مُشت ہے۔

جواب سوم جو حافظ داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہوں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب اور فاسق ہیں۔ تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں، اور ان کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی (یعنی عملاً حرام) ہے اور جو حافظ صرف رمضان مبارک میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کرا دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

جواب سوال چہارم اس سوال کا جواب سمجھنے کے لیے یہ اصول ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنّت کی تحقیر کرنا کفر ہے۔ جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو اسلام کا شعار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت فرمایا ہے، پس جو لوگ مسخ فطرت کی بناپر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے اعزّہ میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے اسے روکتے ہیں یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور جو لوگ دولہا کے داڑھی منڈائے بغیر رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح "اصلاح الرسوم" ص۱۵ پر لکھتے ہیں:

"منجملہ ان رسوم کے داڑھی منڈانا یا کٹانا، اس طرح کہ ایک مُشت سے کم رہ جائے، یا مونچھیں بڑھانا، جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں

کے خیال میں خوش وضعی سمجھی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "بڑھاؤ داڑھی کو اور کترا دو مونچھوں کو"۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغہ امر سے دونوں حکم فرمائے ہیں۔ اور امر حقیقتاً وجوب کے لیے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس داڑھی کا کٹانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری حدیث میں مذکور رہا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے۔

جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں، بلکہ داڑھی پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو کرتے ہیں ان سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے۔ ان لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ اور رسول کے بنا دیں"۔

جواب سوال پنجم | جو حضرات سفر حج کے دوران یا حج سے واپس آکر داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہیں، ان کی حالت عام لوگوں سے زیادہ قابل رحم ہے اس لیے کہ وہ خدا کے گھر میں بھی کبیرہ گناہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو گناہوں سے پاک ہو۔ اور بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے یعنی وہ حج کے بعد طاعات کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے لگے۔

جس شخص کی زندگی میں حج سے کوئی تغیر نہیں آیا، اگر پہلے فرائض کا تارک تھا تو اب بھی ہے۔ اور اگر پہلے کبیرہ گناہوں میں مبتلا تھا تو حج کے بعد بھی بدستور گناہوں میں ملوث ہے۔ ایسے شخص کا حج درحقیقت حج نہیں محض سیر و تفریح اور چلت پھرت ہے گو فقہی طور پر اس کا فرض ادا ہو جائے گا، لیکن حج کے ثواب اور برکات اور ثمرات سے وہ محروم رہے گا۔ کتنی حسرت و افسوس کا مقام ہے کہ آدمی ہزاروں روپے کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے۔ اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو۔ اور جیسا گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ واپس آجائے۔ اگر کوئی شخص سفر حج کے دوران زنا اور چوری کا ارتکاب کرے اور اسے اپنے اس فعل پر ندامت بھی نہ ہو اور نہ اس سے توبہ کرے تو ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ اس کا حج کیسا ہوگا۔ داڑھی منڈانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور بدکاری سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں لیکن داڑھی منڈانے کا گناہ چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے۔ آدمی داڑھی منڈا کر نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے۔ حج کا احرام باندھے ہوئے ہے لیکن اس کی منڈی ہوئی داڑھی عین نماز، روزہ اور حج کے دوران بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس پر لعنت بھیج رہی ہے اور وہ عین عبادت کے دوران بھی حرام کا مرتکب ہے۔ حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثمہ مدنی نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ داڑھی کا وجوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے ایسے لوگوں کو (جو داڑھی منڈاتے ہیں) دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اس حالت میں (جب داڑھی منڈی ہوئی ہو) اگر موت واقع ہوئی تو قبر میں سب سے پہلے سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرہ انور کا سامنا کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی بار بار یہ خیال آتا تھا کہ گناہ کبیرہ زنا، لواطت

——— شراب نوشی، سود خوری وغیرہ تو بہت ہیں۔ مگر وہ سب وقتی ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لا یزنی الزانی وھو مؤمن۔ الخ — یعنی جب زنا کار زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

مطلب اس حدیث کا مشائخ نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمان کے پاس واپس آجاتا ہے۔ مگر قطع لحیہ (داڑھی منڈانا اور کترانا) ایسا گناہ ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو بھی یہ گناہ ساتھ ہے، روزہ کی حالت میں، حج کی حالت میں غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔" (ص۲۷)

پس جو حضرات حج و زیارت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا اور رسولؐ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں۔ اور آئندہ ہمیشہ کیلئے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں ورنہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدیؒ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں۔

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود — چوں کہ باز آید ہنوز خر باشد

(عیسیٰ کا گدھا اگر مکے بھی چلا جائے جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا)

انہیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ روضۂ اطہر پہ سلام پیش کرنے کیلئے کس منہ سے حاضر ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہو گی؟

جواب سوال ششم | ان حضرات کا جذبہ بظاہر بہت اچھا ہے اور اس کا

منشا داڑھی کی حرمت وعظمت ہے۔ لیکن اگر ذرا غور و تأمل سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ خیال بھی شیطان کی ایک چال ہے جس کے ذریعہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیکر اس فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کو ایک مثال سے سمجھیئے۔ ایک مسلمان دوسروں سے دغا فریب کرتا ہے جس کی وجہ سے پوری اسلامی برادری بدنام ہوتی ہے، اب اگر شیطان اسے یہ پٹی پڑھائے کہ تمہاری وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں، اسلام کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم نعوذباللہ اسلام کو چھوڑ کر سکھ بن جاؤ تو کیا اس وسوسہ کی وجہ سے اس کو اسلام چھوڑ دینا چاہیئے؟ نہیں۔ بلکہ اگر اس کے دل میں اسلام کی واقعی حرمت وعظمت ہے تو وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گا بلکہ ان برائیوں سے کنارہ کشی کرے گا جو اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم داڑھی رکھ کر برے کام کرو گے تو داڑھی والے بدنام ہوں گے اور یہ چیز داڑھی کی حرمت کے خلاف ہے تو اس کی وجہ سے داڑھی کو خیرباد نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ ہمت سے کام لے کر خود ان برے افعال سے بچنے کی کوشش کی جائے گی جو داڑھی کی حرمت کے منافی ہیں اور جن سے داڑھی والوں کی بدنامی ہوتی ہے۔

ان حضرات نے آخر یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ ہم داڑھی رکھ کر اپنے برے اعمال نہیں چھوڑیں گے؟ اگر ان کے دل میں واقعی اس شعار اسلام کی حرمت ہے تو عقل اور دین کا تقاضا یہ ہے کہ وہ داڑھی رکھیں۔ اور یہ عزم کریں کہ انشاء اللہ اس کے بعد کوئی کبیرہ گناہ ان سے سرزد نہیں ہوگا۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس شعار اسلام کی حرمت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ بہرحال اس موہوم اندیشہ کی بنا پر کہ کہیں ہم داڑھی رکھ کر اس کی حرمت کے قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہوں۔ اس عظیم الشان شعار اسلام سے محروم ہو جانا کسی طرح بھی صحیح نہیں اس لیے تمام مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ شعار اسلام کو خود بھی

اپنائیں۔ اور معاشرہ میں اس کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ قیامت کے دن مسلمانوں کی شکل وصورت میں ان کا حشر ہو، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کا مورد بن سکیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی، قالوا ومن یأبی۔ قال من اطاعنی دخل الجنۃ، ومن عصانی فقد ابی۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے، مگر جس نے انکار کردیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے میری حکم عدولی کی اس نے انکار کردیا۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

(۱) داڑھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح ہو کیا حکم ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں اگر کوئی اہمیت ہوتی تو سعودی عربیہ میں چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے، مصر کا شہر بھی مسلمانوں کا ہے لوگ ۹۵٪ داڑھی کتراتے اور منڈاتے ہیں۔

(۲) بعض مساجد میں انتظامیہ کی طرف سے ایسے حفاظ کو تراویح کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیا انتظامیہ پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ صحیح جواب سے نوازیں، شکریہ۔

الجواب باسمہ تعالیٰ

(۱) بصورت مسؤلہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرانا ناجائز و حرام ہے، ڈاڑھی کترا حافظ بے شک فاسق فاجر ہے جب تک کہ اس فعل سے توبہ نہ کرے، نیز مکروہ تحریمی پر عمل کرنا عملاً حرام ہے، جو شخص ڈاڑھی ایک مشت سے کم کراتا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ڈاڑھی ایک مشت رکھنے پر چاروں مذاہب کا اتفاق ہے۔ شامی عالمگیری اور فقہ کی دوسری کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے عالمگیری کی عبارت یہ ہے۔ والقصر سنّۃ فیہا وھو ان یقبض الرجل لحیتہٗ فان زاد منہا علیٰ قبضۃ قطعہٗ ذکرہ محمد۔

(۲) اور اس فعل قبیح کے ارتکاب میں انتظامیہ برابر کی شریک ہوگی۔

نیز تواریخ میں لکھا ہے کہ جب کسریٰ شاہ ایران نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک پھاڑ کر اپنے ماتحت گورنر یمن باذان کو لکھا کہ دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجو وہ جا کر حضور علیہ السلام کو میرے پاس بھیج دیں، باذان کے جب دو آدمی حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو ان دونوں کی ڈاڑھیاں مونڈی ہوئی تھیں اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔

وکان علی ذی الفرس من حلق لحاھم واحفاء شواربہم فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما بھذا؟ قالا امرنا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ربی قد امرنی باعفاء لحیتی وقص شاربی[۱]

ان دونوں کی مجوسیوں کے فیشن کے مطابق ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور بڑی مونچھیں تھیں تو حضور علیہ السلام کو ان کی یہ مکروہ شکل بہت ہی ناپسند آئی اور آپؐ نے فرمایا، تمہیں ہلاکت ہو تم کو کس نے ایسی مکروہ شکل بنانے کا حکم دیا ہے، انہوں نے کہا ہمارے

---

[۱] تاریخ الخمیس ص ۲۵ ج ۲ وطبری ص ۱۹ ج ۳ وابن کثیر ص ۲۷ ج ۴ وسیرت حلبی ص ۲۴۷ ج ۲ مطبوعہ مصر۔

کسریٰ نے۔ حضورؐ نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔ غور کیجئے وہ دونوں مہمان تھے۔ کافر تھے، ہمارے مذہب کے پابند ہی نہ تھے مگر چونکہ ان کی یہ بری صورت فطرت سلیمہ کے خلاف تھی اور شیطان لعین کے حکم کے مطابق تھی۔ اسلئے حضورؐ سے ان کی یہ مکروہ شکل دیکھنی گوارا نہ ہو سکی، ان سے مونہہ موڑ لیا اور انکو بددعائیہ جملہ فرمایا کہ تم پر ہلاکت ہو، ساتھ ہی یہ تصریح بھی فرما دی کہ میرے رب تعالیٰ نے تو مجھے پوری ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے، گویا جو ڈاڑھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جس کا اس نے حکم دیا ہے اس کی مقدار وہ ہے جو حضورؐ نے خود رکھ کر تبلائی کہ سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی، پس آپکے محب امتیوں کو غور کرنا چاہئے کہ جو لوگ ان مجوسیوں کی اتباع کر کے روزانہ ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں اور ان کے یہ اعمال روزانہ فرشتے حضورؐ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں تو حضور علیہ السلام کو یہ حرکات دیکھ کر کتنا دکھ ہوتا ہوگا۔ اور جب میدان قیامت میں حضور علیہ السلام کے امتی ایسی مکروہ صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گے تو اس وقت اگر حضورؐ ان سے منہ موڑ لیں تو کتنا بڑا خسارہ ہے۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
دار الافتاء
کراتشی ٥ پاکستان

المفتی ولی حسن
رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ٥

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ٥ پاکستان

کتبہ
ولی حسن ٹونکی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ٥
٢٤ رمضان ١٤٠٢ھ